پیمانہ ۲۵×۴۰

منشور محمدی

منشور سولان ہفتہ وار | بالمقابل دہرہ دہ مشہد محمد | توزیع ہاکر و ایجنٹ بذریعہ ڈاک | گویا ان صفحہ دیرت ہر وقفہ

نمبر ۳۵ | مورخہ ۱۳ رمضان المبارک ۱۳۲۷ ہجری سنہ ۱۹۰۹ عیسوی | جلد ۲

لا الٰہ الا اللہ | مشنوی | محمد رسول اللہ

زور ہستہ چل تو خامہ چالاک
ذکر نبق القمر کمالا ہستہ
تیز فکرت کو دی خدا پرواز
پشاہ لولاک صاحب معراج
زور کر کر یکے پاور می سور
کر کے قایم محمدی اخبار
گو کہ منکر ابھی نہین سنتا
کوئی اخبار کب ہوا ایسا
نور افشان کیے ہین ہو گھر گھر کے
انکا مذہب عجب تکو ناہی
نور افشان سے نور جعفر کے
اسکو کہیے محمدی منشور
مومنو کا یہ راحت جان ہے

تمس الاخبار کی اڑا ہین خبار
شمس کی اوگہن کا پالا ہی
نعت خیر الوری کرون آغاز
فخر سوار براق بطحا تاج
دولت دو رہتے ہو تمرد
کرون مسور کی بنا مسمار
قارعہ نام ہی قیامت کا
ہان یہ منشور ہی محمد کا
دہی نبی ان ذوالسفر دا ہے
دو نرخ انکی لحد کا کونا ہو
نار بنتے ہین نار یون کے لیے
لوحش از بدر کیمیای شعور
اس سے قیمت بھی اسکی انداز ہے

تین قرن عید مین نقش
ذاک کا فرخ شامل اخبار
ہی بجز پیشگی حساب مین پیچ
ہین جو نواب راجہ سردار
سارے مضمون راستی کے ہین
چھاپتے ہین یہ پرچہ رنگین
اے کیے بار شمس پر کر کے
شمس کے نور فش بدیہ گو
نام کا اب صلہ ملا پورا
شمس کا عیب فاش ہوتا ہی
نار کا ابتو نور دفتر ہے
گر چلے راہ زور بیتابی
بس ہی لاحول رجم شیطان کی

چینی مالیانہ قیمت تخمین
ہو تو دو آنہ چار پیسہ ہر پرچہ
دعدہ بعد سال کمیت پیچ
اونکو پہونچیگا تحفہ اخبار
صاف لکھتے ہین صاف کہتے ہین
ہر مہینے مین عشرہ اولین
شمس کے نور بخش آیینے
یا رشش اخ بشمس داشتمو
نور افشان کو لگ گیا نورا
نور رب پاش پاش تا ہے
شمس الاخبار کا یہ شیرہ ہے
مور کو مار ہو سلیمان کی
خیر عیسی کو دم بلانے دو

مراسلہ

کرمفرما و بندہ جناب صاحب مہتمم اخبار خورشید عالم ضیاء
بعد خاذا انکہ اگرچہ یہ کمترین مذہب عیسوی رکھتا ہے اور
مسیح کو اپنا نجات دہندہ تصور کرتا ہے مگر ایک مدت سے
چند شکوک اس عاجز کے دلمین سما رہے ہین ہر چند
سوچ کیا لیکن منقول و معقول سے باہر پایا غضب تو یہ
ہے کہ بہت سے باتین جو فی زمانا میسون اور پادریون
مین رایج ہین بیبل خصوصًا انجیل مقدس کے برخلاف
ہین اور جبکہ خود ہے بدعت مین پھنسے ہین تو اون
کو اونکی وعظ و پند سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے المختصر اب
مین اون شبہات کو بطریق سوالات کے ذیل مین
درج کرتا ہون آپ براہ مہربانی ان سوالات کو مع
خط ہذا کے اپنے اخبار کے کسی گوشہ مین جگہ دیکر
مجھ عاجز کو ممنون فرمائے گا زیادہ نیاز -

الراقم اتم محمد مراد عرف امداد حسین تخلص بیمار -

ایڈیٹر راجپوتانہ اخبار اجمیر -

سوال اول متی کی انجیل دسویں باب کے ۹-۱۰ آیت
سے ۲۰ آیت تک یون لکھا ہے کہ جب مسیح نے اپنے
بارہ شاگردون کو وعظ کرنے اور خلقت کو نصیحت دینے
کے لئے مقرر کیا تو فرمایا کہ سونا روپا تانبا اپنے
کمربندون مین رکھو بستے کے لئے جھولی نہ دو
دو کرتے نہ جوتی نہ لاٹھی تو کیونکر وہ اپنے خورش
اور لباس کے لئے روپیہ پیسہ کا

تہا بلکہ اوس آیت مین جہان اوسنے ایکشخص کے
جواب مین فرمایا کہ لومڑیون کو ماندین اور جنگلی مرغون
کو لبسیری مگر ابن آدم رہنے مجکو سر دھرنے کی
جگہہ نہین دنیا سے کیا ہی اوسکی بے غرضی پائی جاتی
ہے اور دوسری جگہہ خود سنج فرمایا ہے کہ مال نہ جمع
کرو زمین پر مت جمع کرو بلکہ آسمان پر اپنے لئے جمع کرو
وغیرہ - اب مین پوچھتا ہون کہ اس زمانہ کے پادری
اور عیسائی جولاکہون روپیہ جمع کرتے ہین اور بنک
گھرون مین بیاج پر روپیہ چلاتے اور جب دورہ کرتے
ہین تو مشن کے طرف سے زاید اشیاء بطریق بہتہ
وغیرہ کے لیتے ہین اور چار چار سو روپیہ ماہواری تنخواہ
کمیٹی کے طرف سے پاتے ہین پس فرمائیے کہ یہ طریقہ
حضرت مسیح کے برخلاف ہے یا موافق اور اگر برخلاف ہے
تو کیون اور کب سے جاری ہوا ہے اور جو شخص دیدہ
و دانستہ حضرت مسیح کے کلیسا یعنے جسم ہو کر اوسی
کے برعکس کام کرے وہ عیسائی ہو سکتا ہے یا نہین

سوال دوم متی کے انجیل کے ۱۰ باب کے ۳۷
آیت سے ۳۹ - آیت تک حضرت عیسی نے فرمایا ہے
جو کوئی باپ یا ماں کو مجھہ سے زیادہ پیار کرتا ہے میرے
لایق نہین اور جو بیٹے یا بیٹی کو مجھہ سے زیادہ پیار
کرتا ہے میری لایق نہین اور جو کوئی اپنی صلیب
اوٹھا کے میرے پیچھے نہین آتا ہے میرے لایق نہین
لاکھ ہر کہ و مہ کو معلوم ہے کہ لفظ صلیب اوٹھانے

سے مراد پہلی پانی یا بپتسمہ پر پیر بنا دیگر وہ بدیس
آیت مذکورہ مین حضرت مسیح نے فرمایا ہے کہ جو شخص
مجھ پر ایمان لاکر رسولی پانے کے مطابق تکلیف و ایذا
دہی میرا شاگرد نہین ہو سکتا اب کہنے کا سوال ہے کہ
پادریصاحبان و عیسائیان جو بجای رسولی اٹھانے کو
اپنے گھر دن اور کوٹھیون مین پلنگ اور فرش و
فروش شمعدان کرسیان میز مخملی تکیہ وغیرہ عیش و
عشرت کا سامان رکھتے ہین اور ذرا دھوپ لگجائی
تو ہمارے بہوری بھائیون کے سر مین درد پیدا
ہو جائی آیا یہ اطوار بمقابلہ گردش اوٹھانے کے
کسقدر مطابقت رکھتے ہین اور اگر برعکس ہین تو
کیون ایسا ہوتا ہے اور اگر دیدہ و دانستہ ایسا
کرتے اور تکلیف گوارا کرنے کی برداشت نہین
رکھتے تو سوائے حواریون کے جنہون نے گردش اوٹھائی
اس زمانہ کے پادری وغیرہ سچے عیسائی نہین ہین
اور نہ ان کے وعظ مین اثر ہے۔

سوال سوم انجیل اور نامجات حواریان سے ثابت
ہے کہ جب تک آدمی پر روح القدس نازل نہین ہوتے
تب تک وہ آدمی پختہ نہین پایا اور نہ وہ عیسائی
ہو سکتا ہے چنانچہ جب تک حضرت مسیح کے شاگردون
پر روح القدس نازل نہین ہوی تھی تب تک وے
بھی کامل یقین نہین رکھتے تھے بلکہ ایمان مین کچے
کچے تھے کہ جب تک مسیح کے جسم اٹھنے کی پیشینگوئی

جسلد ۲

کہ یہ دن ہین اپنی اور تمکی ماننے نہین کی تب تک
مسیح کے بھی اور سننے کو بھروسہ رکھتے رہے مگر بموجب
قول انجیل کے جب اون پر روح القدس نازل ہوا تب وے
پکے عیسائی ہوے اسلیے جب کسی شخص پر روح
القدس نازل ہوتا ہے تب وہ عیسائی مذہب کا پیرو
ہوتا ہے اور روح القدس کا خاصہ یہ ہے کہ جسپر نازل
ہوتی ہے اوسکو پاک اور صاف اور نفسانی خواہشون
سے مبرا کر دیتی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ فی زمانہ
جو پادری اور عیسائی ہین انپر روح القدس نازل
ہوتی ہے یا نہین خصوصاً ہندوستانی عیسائیون
پر اگر ہوتی ہے تو پھر کیا باعث کہ ان لوگون کے دلون
مین ہنوز وہی نخوت اور حسد بھرا ہے بلکہ پہلے سے
بھی زیادہ ایک شخص کریم بخش نامی جو چودہ برس تک
کاتی مکسٹ اور پادری کا کام کرتا رہا تھا اور آخر
دہلی مین دنیا کی بدنامی کے ڈر سے اور پادریون
کے خوف سے اپنی دوسری جورو کو مار ڈالا تھا اور
اس امر کو پوشیدہ رکھا جب یہ فاش ہوا تو گرفتار
ہوا اور حوالات مین زہر کھا کر مر گیا۔ اب فرمائیے کہ یہ
شخص اتنی مدت تک پیچ کرتا رہا اس کمبخت پر ایکدن
بھی روح القدس نازل نہین ہوا اور اتنے مدت تک
انجیل کی تعلیم پاکر بھی خون اور ڈاہ وغیرہ کا مرتکب
ہوا پس معلوم ہوا کہ روح القدس نازل نہین ہوتا
علی ہذا القیاس اورون پر بھی نہین کیونکہ اون کے

فعل ایسا بچے شاہ مین اور اگر مین اقدس اعظم
تو پھر پادری اور عیسائی گناہ کیون کرتے ہین
کیا وہ روح ناپاک ہے فقط

بسمہ تعالیٰ

کہان ابن یوسف فلک مر گیا ہے
کہ ہر سے خدا کے مقابل ہوا ہے
زمین پر طپانچون سے جو سرخ رو ہو
اسیکا فلک پر بڑا دبدبا ہے
یہی راز الفت ہے پیارے کو عاشق
جگر مشکین سخت رسوا کیا ہے
جو فرزند باعث ہوا رض و سما کا
وہ دلبند کا خون زمین پر بہا ہے
تھا توریت موسیٰ کا محکوم و تابع
سو کیونکر وہ موسیٰ سے بھی بڑ گیا ہے
سر دار عرش اور گویائی حق سے
یہی تھی کہ ایلی لما کہہ رہا ہے
یہی سچ ایسا رتبہ نہین ہے کسیکو
خدا ہو کے سولی پہ لٹکا گیا ہے
پرے عرش کے جسکو معراج ہو وہ
حبیب خدا سرور انبیا ہے
یہی اعتقاد اور مذہب ستر کو
بجا دے جو بولے مسیحا خدا ہے
تمامی نبی انبیا و شہود خدا ہے

یہ وہ دلون کا خالق ہا نہا ہے
ہی سوچ مقدس محمد او فاضل
کرو توبہ اب باب رحمت کھلا ہے
امید نجات اس سے ہرگز نہ کیجئے
جو خود تین دن ہاویہ مین رہا ہے
شفاعت کے گل تک کہان دست رس ہو
کہ سر جسکا خار دون سے چھید گیا ہے
اگر ہو عوض مین گناہون کے قربان
تمہین اب حرام و زنا سب روا ہے
وہی نور تھا ابن یوسف کے منہہ پر
خلایق کے منہہ سے جو تھوکا گیا ہے
ہی بیماریِ شرک جسکو موحد
محمد کا کلمہ ہے اسکی دوا ہے

التماس

مشتریان مشتری صفات کے خدمات علیا مین بصد عجز
گذارش ہے کہ زر قیمت پیشگی سنہ حال یعنی ۱۸۷۴ء
من ابتدای سپٹمبر لغایت اگست ۱۸۷۵ء بطریق تلطف و
مہربانی ترسیل فرمائین - امید قوی بھی ہے، کہ اس عاجز کے
التماس سے مطلع ہوتے ہی مبلغ ارسال فرما ممنون بنائینگے -
اور بعضے مشتریون نے بقایائے سال گذشتہ الی الآن نہین
بھیجا اون حضرات کی خدمت والا مین بھی گذارش ہے
کہ بقایائے سال گذشتہ مع زر قیمت پیشگی سنہ حال
یعنے ۱۸۷۴ء روانہ فرمائین نوبت تقاضا نہ ہونے پاوے

چاند معراج پریس واقع محلہ بنگلور مین اہتمام سے منشی محمد قاسم عفی کے چھپا

ایک نیٹو پریچر کا مسلمان ہونا

خیرخواہ عالم کے ایک عنایت فرما صاحب ملک آوده سے رقم فرماتے ہین ہم یہی بعینہ درج ذیل کرکے ناظرین حق پسند کو مژدہ سناتے ہین کہ اندنون فاضل بے بدل عالم باعمل مقبول بارگاہ آقاے جناب مولانا محمد سلیم اللہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ اور نیٹو پریچر منشی الطاف مسیح صاحب سے ضلع رامپور بریلی متعلق ملک اودہ مین اس عہد و پیمان پر مناظرہ شروع ہوا کہ جو کوئی معقول ہوجاے اپنا مذہب تبدیل کرڈالے الطاف مسیح صاحب نے اس لحاظ سے نوکری سے استعفا داخل کردیا تہا تاکہ لوگ یہ گمان نکرین کہ بسبب ملازمت مشن اور تنخواہ معقول کے حق بات قبول نہ کی چند روز تک توپال صاحب کے مکان پر مباحثہ تقریری ہوا کیا بعد ازان مباحثہ تحریری شروع ہوا پندرہ روز کے بعد مولوی صاحب ممدوح الاوصاف اور پریچر صاحب موصوف نے اشتہار دیا کہ فلان روز مشن سکول مین مباحثہ دینی ہوگا لہذا سب خاص وعام تکلیف فرماوین چنانچہ روز معینہ پر بہت ہندو اور مسلمان اور صاحبان یورپین جمع ہوے پریچر صاحب نے مجمع عام مین کل سوال وجواب باواز بلند پڑہے پریچر صاحب سابق دینی کمشنر حال تعلقدار نے چند اعتراض کرنے بعد وہ قدیمی مباحثہ ختم ہوا جناب شیخ نجف علی خان صاحب اکسٹرا

اسسٹنٹ کمشنر نے پریچر صاحب سے متوجہ ہوکر فرمایا کہ اب یہی جو آپکو عذر ہون بیان فرماے۔ پریچر صاحب نے سبکو مخاطب کرکے باواز بلند کہا کہ مولوی صاحب ممدوح کے جوابات اور تقریر نے میری آنکہین کہول دین اور اب مجکو یقین ہوگیا کہ مسئلہ تثلیث اور کفارہ کو عیسائیون نے دل سے گھڑا ہے۔ اب مین دل سے سچ جانتا ہون اور زبان سے اقرار کرتا ہون کہ بیشک خدا وحدہ لاشریک ہے اور محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین اور شفیع المذنبین ہین اور بغیر اسلام قبول کیے کوئی شخص نجات ابدی اور سیادت سرمدی کا وارث نہین ہوسکتا ہے اور اب مین سچے دل سے اسلام قبول کرتا ہون اور کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس یہہ سنتے ہی سب مسلمانون نے مصافحہ کیا اور یاوری مکرمی صاحب نے جنکو کچہ اور ہی خیال تہا نادم ہوکر گھر کا راستہ لیا جناب شیخ نجف علی صاحب اپنے ہمراہ اونکو مکان پر لاے اور نام الطاف حسین رکھا ہمکو یقین ہے کہ اگر جاہا دین محمدی کے یہہ ہی کوشش رہی اور مسلمان لوگ مدد کرتے رہے تو صدہا گم گشتگان وادی ضلالت اور لکو کہا طالب حق راہ راست پر آجاوینگے۔ بشرط فرصت مباحثہ کی کل کیفیت مع سوال وجواب عنقریب اشتہار کتاب حدیقۃ الاحباب فی احوال الانتخاب الحمد للہ یہ کتاب بمطابق فیض انتساب المنشی۔ حدیقۃ الاحباب

ارسال خدمت کرینگے

فی احوال ۔ اصحاب کرمین چہار خلفای راشدین
چہار ارکان دین متین ۔ چہار عشر شرع مبین ۔
چہار آئینہ صدق وصفا ۔ چہار بالش حلم وحیا چہار
کتاب آسمان اصطفا ۔ چہار انجم اوج اہتدا چہار
یار سید الابرار ۔ چہار اصحاب احمد مختار کا احوال
با اجلال ۔ اس حسن ترتیب کے ساتھ کہ ہر ہر صحابی کا نام
و نسب اور کنیت ولقب اور ان کے ایمان لانیکا سبب اور
انکی شان مین آئے ہین سو آیتین اور حدیثین مع شرح
و تفسیر ۔ اور انکے مرویات اور مواعظ وکلمات اور انکی
عہد خلافت مین کیا کیا وقایع رونما ہوئے اور کون سے ملک
بالتہ آئے اور کتنے لوگ ایمان لائے اور ہر ہر خلیفے کی
تاریخ ولادت ورحلت اور مرقد ومدفن ۔ اور انکی ازواج
واولاد کا تعداد ۔ اور روافض وخوارج کے مطاعن کے
جواب باصواب کمال شرح وبسط کے ساتھ مذکور ہی ۔
اور صاف وسلیس ہندی مین مسطور ۔ سبحان اللہ
ایسی کتاب فیض نصاب جو اسقدر مبسوط ومطول اور اتنے
بابون کو جامع اور مشتمل ہو آجتک نظر آئی نہین نہ فارسی
یا ہندی نظم یا نثر مین اپنا نشان دکھلائی نہین ۔ اگرچہ
اندلون ہندوستان مین فرد کتاب مستطاب فتوح الشام
اور شوکت الاسلام اسباب مین تصنیف پائین ۔ لاکن ان
اردو مین فقط حضرات شیخین یعنے صدیق اکبر وعمر
فاروق رضی اللہ عنہما کے وقایع پر اکتفا کیا گیا ہے
اور بھی انکے جہادات وفتوحات لکھے گئے ہین ۔ دوسرے

مناقب ومعالات ۔ تحریر کی ۔ یہ کتاب کامل انتخاب کہ بیس
پانسو خلیفون کے عہد وخلافت کے وقایع اور باقی
عشرۂ مبشرہ کی فضیلتین اور حضرت امام حسن رضی اللہ
عنہ کی ایام خلافت کی حالتین مفصل مذکور ہین بحلاوت
اس کتاب کے دیکھنے اور سننے سے معلوم ہوگا کہ صحابۂ کرام
اور تابعین عظام جنہون نے کفر کے انہدام اور ترویج و
تشہیر ملت اسلام مین کیسی کوششین بجا لائین ۔ اور
کیسی جانبازیان کین ۔ اور ایسی شجاعت وجوانمردی کی
داد دی کہ ایسے حالات عجیبہ اور وقایع غریبہ زمان آدم سے
تا بدور خاتم کبھی چشم زمانہ نے نہین دیکھے پھر قیامت
تک بھی نہ دیکھ سکے گی یہ وہ رجال اللہ ہین کہ جن سے ایک
جوانمرد نے دس غازیون کو ہمراہ لیکے دس ہزار کافرون
سے مقابلہ کیا اور کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ
کثیرۃ کا مبتلا یا ۔ اور ایسے وہ مجاہدین فی سبیل اللہ ہین
کہ جن سے ایک فرد تن تنہا صدہا کفار کو قتل کرکے عرصۂ
بیابان کو انکے خون سے رنگین کیا ۔ بحال صحابہ کا تو کیا
ذکر بلکہ بنائے صحابہ سے بسطے بی بیون نے معرکۂ قتال و
عرصۂ جدال مین ایسی شمشیر زنی وتیر اندازی کی کہ رستم
اور تہمتن سے بھی ایسی جانبازی نہوی ۔ عرض صحابہ کی
سنا عی جمیلہ سے عرصۂ تیس سال مین مشرق سے مغرب تک
دین اسلام پہنچ گیا اور اعلاے کلمۃ اللہ اور احیاے سنت
رسول اللہ کا تشہیر ہو چکا رضوان اللہ تعالی علیہم
اجمعین جزاہم اللہ تعالی عنا ومن جمیع المسلمین الی یوم الدین

جواب نور افشان

الحمد للہ الذی ہدانا الی صراط المستقیم والصلوٰۃ علی نبیہ الکریم - اما بعد پوشیدہ نرہے کہ عرصہ ہوا کہ ایک کتاب صیانۃ الانسان نام تحقیق الایمان مصنفہ پادری علاالدین پانی پتی کی تردید مین لکھی گئی تھی اور چھپکر شایع بھی ہوگئی تھی چنانچہ ایک جلد اوسکی پادری مذکور کی خدمت مین بھی بغرض جواب الجواب بھیجی گئی تھی اور اوسکے آخر صفحہ پر لکھا گیا تھا کہ جو شخص اسکا جواب دی ابتدا سے آخر تک بلفظہ دے نہ مثل اور عیسائی صاحبون کی ایک آدہ مطلب کو لیکر غلط ملط ہانکدے اور کہدے کہ ہمنے مثلاً کہا ہے کا جواب دیدیا چنانچہ یہ عادت ان حضرات کی اس فن کی کتابین دیکھنے والون پر ظاہر ہے خیر وہ صاحب تو شاید تسلیماً خاموش ہوگئے لیکن کسی ایک اور حضرت بے نام ونشان نے جواب الجواب مین نظر ثانی کے نام پر کچھ اخبار نور افشان مین چھپنا شروع کیا اگرچہ ان حضرت کی تحریر کا جواب دینا ہمین ضرور نہ تھا کیونکہ بعض جگہہ انہون نے ہمارے دعوے کی تسلیم کی اور بعض جگہہ کچھ انگلون ادہر اودہر کی تلکر جواب نام رکھدیا چنانچہ سب کچھ آگے چلکر واضح کردیتے ہین اور اسپر طرہ یہ کہ یہان مسلمانون کے ترکون کو وہ پرچہ بانٹنے شروع کئے چونکہ وہ بیچارے کم فہم کرختے جیسے صاحب کی دلیری پر ہزار ہزار آفرین

کہی جیب صاحب ہیں وہ اسکو خوب ہی پڑھے تبھی تو شاید معلوم ہوتا ہو کہ جیب اسکے پاس کی نوٹ بک ہون کیونکہ ایسی بے سروپا تقریرین وہی کیا کرتے ہین لیکن اکیلے نہین کوئی اور صاحب بھی انکے ساتھ شامل ہین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ دوسرے صاحب ذرا ہونہار شہزادون اندرونی مین سے ہین لہذا مناسب معلوم ہوا کہ جواب الجواب سے یہہ مستی لگی دھت توڑی جائین کہ وہ گوشتے کے پانی کی تاثیر اور طاقت تقریر جاتی رہی اب مین مطلب کو شروع کرتا ہون تطویل کی کچھ ضرورت نہین ہر ایک پرچہ کا جواب مختصر طور پر دیا جائیگا جہان مناسب ہوگا وہان حسب طاقت بیجیکے خاطر فرق نہین کرینگے وبہ نستعین - پرچہ مطبوعہ ۲۱ - اگست ۷۳ء کے صفحہ ۷ - اپر مجیب صاحب لکھتے ہین - کہ معلوم نہین کہ صیانۃ الانسان عن وسوسۃ الشیطان فی رد تحقیق الایمان نام رکھنے سے کیا مراد ہے اگر عن بمعنی من ہے تو یہ مطلب ہوتا ہی کہ آدمی کو بچایا شیطان کے وسوسہ سے جو دلمین آیا تاکہ ایمان کی تحقیق نکرے اور جو عن اپنی ہی معنون پر ہے تو اسکے کیا معنے کہ مصنف کیطرف سے ایمان کی تحقیق کا رد وقوع مین آیا - جواب مجیب صاحب شاید ایکہی انکھہ رکھتے ہین کیونکہ سر ورق پر صاف لکھا ہے (صیانۃ الانسان عن وسوسۃ الشیطان فی رد تحقیق الایمان مصنفہ پادری عماد الدین) یعنے اس

تحقیق ایمان کا رد جو علماء مفسرین کی تصنیف سے ہوتا ہے

متعلق تحقیق ایمان کا رد پس اب جو کچھ کہا جاتا ہے کہ

من کی سخت کہہ کر ہین - پھر صفحہ ۱۰۸ و ۱۰۹ پر جہان مقام ہے

پیش کئے جہان پانی پتی کو جھوٹا یا فریبی یا دروغ گو کہا گیا

کہا گیا تہا اور نیز وہ مقام جہان بعض جگہہ پادریون کے

نام پر لفظ صاحب یا پادری نہین لکہا یا اور نیز اس امر کی

بھی شکایت کی کہ پادری عمادالدین کو پانی پتی کرکے لکہا

ہے اور نیز اس امر کی شکایت کہ حواریون کو مچھوے اور طلسم

دینا وی پر ایمان لانیوالے قرار دیا گیا وغیرہ - جواب

اس درد خواہ کو چاہیئے تہا کہ جس جگہہ حافظ صاحب نے

پانی پتی کی نسبت لکہا تہا کہ وہ جھوٹ کہتا ہے یا فریب

دیتا ہے وہان اسکے قول کی راستی ثابت کرتا کیونکہ جہان

اُسنے جھوٹ کہا یا جھوٹا حوالہ دیا ہے وہان اسکو ضرور

جھوٹا لکہا گیا ہے جیسا کہ دستور ہے - اور عمادالدین کو پانی

پتی کہنا بجا ہے کیونکہ وہ پانی پت کو رہنے والے ہین -

پہنچہ اُنکی تالیفات پر بھی یہی لکہا ہوتا ہے کہ عماد الدین

پانی پتی - بغرض اختصار یہہ لفظ اختیار کیا گیا - اور

حواریون کو مچھوے انجیل بتلاتی ہے ہمارا کچھہ ایجاد نہین

علاوہ اسکے مجیب صاحب خود پرچہ ۱۵ ستمبر مین لکہتے ہین کہ

یوحنا ماہی گیر تہا - شاید اُسوقت یہہ طعن یا وزرما

ہوگا - سچ ہے دروغگو را حافظہ نباشد - اب مجیب

صاحب پھر شکایت کرینگے کہ ہمکو جھوٹا کہا ہے - اور

حواریون کا طلسم دینا وی کے لئے ایمان لانا دیم میور

جلسہ

کی تاریخ مین لکہا ہے جو جناب خود اپنی تاریخ اور وکٹیر کے

باب اول کی دفعہ ۱۳ مین لکہتے ہین مسیح کے حواریون

اور شاگردون نے اب تک اسکی قیامت کو حقیقت اور مطلب

بالکل نہین سمجہتا تہا اور انہون نے ایمان و دینوی

نعمتون اور مقاصدون کی امید مین گلا پہاڑ کے گرفتار

ہوتے ہی وہ سب بہاگ گئے اور پطرس نے جو مصاحبت کیا

وہان اپنے خداوند کا انکار کیا پھر مسیح کے مصلوب ہونے کے بعد

بالکل مایوس اور نا امید ہو گئے تھے انتہی - اور اکاٹ

اپنی تفسیر رومن جلد اول کے صفحہ ۱۳ مین یون

لکہتا ہے - کہ حواریون کے نہ سمجہنے کا سبب یہی تہا کہ بہت دن

بلکہ اوسکے مرنے تک وہ یہودیون کیطرح یہہ خیال نہوڑ

نہین سکتے تھے کہ مسیح ایک عالیشان بادشاہ ہوکر

اور داؤد کے تخت پر بیٹھکر ہمکو رومیون اور سب دشمنون سے

بچائیگا انتہی - اب مجیب صاحب میور صاحب اور اکاٹ

صاحب سے تحقیقات کرلین اور پولوس مقدس کے ایمان اور

چال چلن کا حال تو مولوی غیور محمد صاحب نے کوہ نور مطبوعہ

۲۲ ستمبر ۱۸۷۳ء کے صفحہ ۹۰۶ مین بجواب خط مصلح

سہو صاحب جو حقیقت مین تحقیق الایمان کا مصنف ہے

ایسا مفصل و مشرح لکہدیا ہے کہ مخالف کو سوا اس

آمنا و صدقنا کرنے اور کچھہ چارہ نہین ہے پھر خیانۃ الانسان

مین کئی ایک دلیلین در باب ابطال خدا ہونے مسیح کے

لکہی گئی ہین مجیب صاحب کہتے ہین کہ یہہ بیہودگی کی باتین ہین

جواب اس دیباچہ کو لازم تہا کہ ان دلیلون کا

ترجمہ کرنا اور پھر اسکے بعد اسکا جواب دینا
شرمہ ہے ۔ ہم تمکو اور تمہارے مالک اللہ کو کیسی جا
ع کی مذہب میں شامل کرنا ۔ علاوہ اسکے اگر اسکا نام
جانی ہے تو انجیلون کے مصنف زیادہ تر جیا اور پہلے
ترم پہونچے ہین کیونکہ یہ سب ملہار کا ملہارا ہین کا
بانے جاتا ہو کہ انسان کو پیٹ سے نکلے ہوئے
کو مدت ہوا ہو ۔ اور ظاہر ہے کہ انسان ہین
بک ہی تھا کہ ملاوسی انجیل کی اصل زبان کونسی
زبان ہین لکھی گئی ہے ۔ پس ان انجیلون ترجمون
ترجمہ کا کیا اعتبار ۔ جیب صاحب پرچہ مطبوعہ ۲۸ اگست
ہین لکھتے ہین کہ یہ لیجئے ترجمے اسکے سب یونانی
زبان سے ہوئے ہین جواب صاحب میانت کا
یہ مطلب تھا کہ یسی چونکہ اصل زبان قرار دینے انجیل ہین
مذبذب ہین تو ترجمون کا کیا اعتبار کیونکہ بعضے تو
کہتے ہین کہ اصل انجیل عبرانی مین تھی اور بعض یونانی
ہین بتلاتے ہین پس جو ترجمے یونانی سے ہوئے وہ ضرور
مخالف ہین ترجمون عبرانی سے لہذا انکا کچھ اعتبار
ہین ۔ علاوہ اسکے یہ کہنا کہ سب یونانی سے
ترجمہ ہوئے ہین خلاف ہے چنانچہ سائیکلوپیڈیا جلد
اول کے صفحہ ۲۲۲ مطبوعہ فرنہ کے ذیل مین لکھا ہے کہ
ن الی الی ترجمے انجیل کے عربی سے ہین نہایت کثرت
ہین بعضے تو اصل سے ترجمہ کئے گئے اور اکثر ترجمے
ترجمہ ہین جو ہم تک پہونچے ہین کہ یونانی

سے ترجمہ ہوئے ہین ۔ پھر اسی کتاب کے صفحہ ۲۲۳ مطبوعہ فرنہ کے ذیل مین لکھا ہے کہ
کہ جیروم نے جو ترجمہ لاطینی کا کیا ہے وہ یونانی سے کیا ہے
دیکھو باقی رہی بات مسلمانون کے سوء ظن مین مبتلا ہونے
مولوی رحمت اللہ صاحب فرماتے ہین کہ مولوی صاحب
نے تاج العروس سے عربی کی کیونکہ علماء سلف کو اقوال ایسے
مین زیادہ تر اپسر ہین کہ خود ابتداء یا جرانی لفظ لکھنے
سے نے اپنی انجیل یونانی مین لکھی یا خود ترجمہ کی اور
انکا تو پہلے پتا معلوم ہو چکا اگر نئے عیسائی ہونیکی وجہ
سے انکا اعتبار نہ کیا جاوے تو بڑے معتبر مؤرخ صاحب
کی عبارت اسطرح ہی ہے چنانچہ وہ اپنے تفسیر کے جلد ہم مین
نام اُن شخصون کا جو عبرے کے قائل ہین نقل کرکے کہتے
ہین کہ مختار قول پنتینس کا ہے کہ یہ انجیل عبرے مین
لکھی گئی تھی انتہی ۔ لطف یہ کہ وہ عبری نسخہ بالکل صفحہ
جہان سے گم ہو گیا ہے چنانچہ تفسیر ہنری واسکاٹ مین
لکھا ہے کہ سبب مفقود ہو جانے نسخہ عبری کا یہ ہوا کہ
ای بی اونی نیمز فرقہ نے جو منکر الوہیت مسیح تھا اس
نسخہ مین تحریف کی تھی اور بعد تباہی یروشلم کے نسخہ
انجیل عبری کا بھی تا ہما انتہی ۔ پس مجیب صاحب فرمائین
کہ جب اصل کی تعیین نہین ہوتی تو ترجمہ کا کیا اعتبار
کیا جائے ۔ خلاصہ یہ کہ انجیل جس زبان مین لکھی گئی وہ
تو گم ہو گئی پس یہ ترجمہ کسی فرضی انجیل کے ہین یا جان
پتی نے لکھا تھا کہ جیسا یون سے ثبوت دینا ہے کے
لئے کتب مقدسہ کا رکھنا ضرور ہے جواب مین

ما ایک سوسے جواب چاہتے ہیں برنباس کی انجیل
پر بناس سے انکار نکرین تو اور کیا کرین کیونکہ انجیل
برنباس کو مضامین اکثر قرآن شریف سے مطابقت
رکھتے ہین اور اوسمین ہمارے آنحضرت کے آنے کی
بصراحت تمام خبر دیگئی ہے۔ چنانچہ سائیکلو پیڈیا بیبلیکل
اول کے صفحہ ۹۴ مین لکھا ہے کہ برنباس کی انجیل
مین مسیح کے حالات دوسرے انجیلون کے برخلاف بیان ہوے
ہین اور اکثر مضامین اسکے قرآن سے ملتے ہین انتہیٰ
اور سیل صاحب ترجمہ قرآن کے مقدمہ مین باب ۳
صفحہ ۵۳ کے اندر لکھتے ہین کہ برنباس کی انجیل مین
مسیح کا حال الہامی انجیلون کے برخلاف لکھا ہے اور
بعض بعض مقام پر قرآن سے ملتی بھی ہے مگر لینڈ
صاحب فرماتے ہین کہ اس انجیل کا ایک ترجمہ ملک
اذیقہ مین بھی موجود ہے اور شہزادہ یوجین آسٹریا
والے کے کتب خانہ مین بھی ایک قلمی جلد بہت پرانے
وقت کی اسی انجیل کی زبان اٹلی مین موجود ہے انتہیٰ
پھر صاحب موصوف ترجمہ قرآن کے صفحہ ۱۳۱ مین ذیل
آیت کا مقتوہ و ما صلبوہ کے یون تحریر فرماتے ہین
کہ انجیل مذکور مین لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ نے اپنے
سہ لوب ہونیکے واقعے کے پہلے مین برنباس شمعون

[illegible] ہوے
کا ہمیشہ بندوبست کیا سزا یا جزا دیتا ہے
بہت سے لوگ دوسرے
بہت کی خدا نے نا مقرر کیا اور بندہ خدا کی مدد
یہ چاہا کہ انکی ایسی نامناسب حرکت کی سزا اسی کو
مین انکو دیوے تاکہ وہ دوزخ کے عذاب سے بچین اور
مین اگرچہ دنیا مین بے قصور تھا پر اس لئے کہ بعض
آدمیون نے مجھکو خدا اور ابن اللہ کہا خدا کو یہ بات ناخوش
آئی اور اسکی حکمت اس امر کی مقتضی ہوی کہ قیامت
کے دن شیاطین مجھپر نہین سوا اوسکے اپنی مہربانی سے
ایسا بہتر جانا کہ دنیا ہی مین یہودا کی موت کے سبب
میری رہنمائی ہو جاوے اور ہر شخص یہہ گمان کرے کہ
مین صلیب پر کھینچا گیا پر یہہ ساری ہتک اور رہنمائی
محمد رسول اللہ کے آنے ہی تک رہیگی جب وہ دنیا مین
آویگا تو ہر ایک ایماندار کو اس غلطی سے آگاہ کریگا
اگر کسی کو ان احوالونکی بسبت کچھ شک ہو تو ہمارے
پاس سے دیکھکر تسلی کر لے۔ پھر صحیفۃ الاستان مین
لکھا گیا تھا کہ اناجیل مین کمی بیشی کی ہر سال گرم
بازار رہتی ہے اور وہ اکثر گرجا گھر تھے وہ نسخے
کے مقابلے سے دیکھکر اختلاف محاورہ کا تعجب نہ کرے
ہین کہ یہ دونون مجموعے ہین۔ جواب ہمیشہ ہمارے
نصب دیکھنا ہو تو ہم کیا کرین دیکھو تحریر الجاحظ
نای ہند مطبوعہ [illegible]

ترجمہ انجیل جو کمیٹی انجیل کی ترجمہ کرتی ہے اوسکا نوان
جلسہ ۱۰ دن تک رہا اور اس مدت مین توریت کو ۲۵
باب ۲۲ - آیت تک ترجمہ کی گئی - ایسا ہی لارنس گرفت
مطبوعہ ۳ - مئی ۱۸۶۲ء صفحہ ۱۴۳ - اور اوده اخبار ۱۸
۱۸۶۳ء صفحہ ۵۳۶ مین لکھا ہے - اور اختلاف کو جو آپنے
اختلاف قرأت سے بدلا ہے مہربانی کرکے جواب الجواب
مین ایک آدہ اختلاف قرأت تحریر فرمائے تاکہ اپکی
دیانت بازی ظاہر ہو - پھر صیانت مین لکھا گیا تہا
کہ پادری فنڈر نے صاف محرف ہونے اناجیل کا
اقرار کیا ہے - مجیب صاحب فرماتے ہین تعجب ہے کہ باوجود
اس اقرار کے پادریصاحب پھر اسی انجیل محرفہ کی معتبری
ثابت کرنا چاہتے ہین ہم کہتے ہین کہ انہون نے ہرگز اقرار
نہین کیا حافظ صاحب کو لازم تہا کہ اسکے ثبوت مین
کوئی حوالہ دیتے **جواب** مجیب صاحب اتنا تو
ایکو یاد ہوگا کہ پادری فنڈر صاحب اور مولوی رحمۃ اللہ
صاحب کا مناظرہ اکبرآباد مین ہوا تہا اور وہ مباحثہ
چھپ بہی گیا تہا چنانچہ وہ ہمارے پاس موجود ہے اسمین
لکھا ہے کہ مولوی صاحب نے پادریصاحب کے سامنے یو
سی بیس کی تاریخ کا حوالہ پڑہکر سنایا کہ وہ اپنی
تاریخ کی چوتہی کتاب کے ۱۹ باب مین لکھتا ہے کہ
جسمن شہید نے طریقون ہومے کے مقابلہ مین کئے
ایک پیشین گوئیون کا ذکر کرکے دعوی کیا کہ انکو
ورشن کتب متقدمہ سے نکالدیا ہے - پادریصاحب

فرمایا کہ جسمن ایک شخص ہے - مین کہتا ہون کہ یہ
جسمن کا دعوی سے خالی نہین یا تو ضرور یہود یا عیسائی
تحریف کی یا خود جسمن اپنے طرف سے تحریر کرکے
یہودیون کو الزام لگاتا ہے پھر پادری مذکور اپنے
ایک خط محررہ ۱۸ - اپریل ۱۸۶۳ء مندرجہ مباحثہ مین
مین بطرف مولویصاحب لکھتے ہین - پھر ادعائے تحریف مین
ہماری بات یہہ تہی کہ تحریف و تبدیل از سہو کاتبان
وغیرہ نکتون اور حروف اور لفظون مین اور بعض آیون
مین بہی ہوا ہے انتہی - دیکہو سہو کاتب اسکو کہتے
ہین کہ کاتب سہو سے ب کی جگہہ ت یا ں کی جگہہ ن
لکھدے نہ یہہ کہ حاشیہ اور تفسیر کی عبارت یا کچہ اپنے
پاس سے گہڑکر متن مین داخل کردے خصوصاً
ایسی کتاب مین جسکے وہ فرقہ حامی اور مصحح ہون اور
مزید برآن یہہ کہ اسکو کتاب اللہ سمجہتے ہون اور پھر
یہہ صحت ایک ہی زمانہ مین نہین بلکہ ہر ایک زمانہ مین
ہوتی رہے سو یہہ بات ناممکن ہے - یہہ دعوی بعض
جاہل عیسائیون کا کہ سہو کاتب سے تحریف ثابت ہوتی
ہوتی بالکل غلط ہے پادریصاحب اپنی تفسیر کی دوسری
جلد کے آٹہوین باب مین فرماتے ہین کہ چونکہ تہا سبب
اختلاف عبارت کا قصداً تحریف ہے جو کسی نے اپنے
مطلب کے لئے کی ہووے عام ہے کہ تحریف کرنیوالا
دیندار ہو یا بدمعاش اور قدیم بدعتیون مین مارسیون سے
زیادہ کسی پر تحریف کا الزام نہین دیا گیا اور نا کوئی

ایسی حرکت نا شایستہ کو جب اتنی زیادہ ملامت
کا مستحق بتا سوا اسکے یہہ بھی تحقیق ہو کہ بعضے
تحریفات قصدی اُن لوگون نے کی ہین جو بیندار
کہلاتی ہون اور بعضون کے وہی تحریفات ترجیح دیکر
ہین تاکہ مسئلہ متنازعہ کی تائید ہو یا جو کچھہ اعتراض
اُنپر وارد ہوا ہو اُسکہ جاوے انتہیٰ ملخصاً۔ اب یہہ
فرمائیے کہ سہو کاتب سے تحریف ثابت ہوتی ہے یا
نہین خیر اسکو بھی جانے دو اب ہم اُن مقامات سے
جنکو عیسائی سہو کاتب بتلاتے ہین لکھکر پوچھتے ہین
کہ آیا اسسے تحریف ثابت ہوتی ہے یا نہین۔

ہدایت المسلمین کے صفحہ ۱۰ مین لکھا ہے کہ وہ گیارہ
مقام یہہ ہین۔ متی کی انجیل مین ۴ جگہہ ۶ باب
آیت ۱۳ مین ہے۔ کیونکہ بادشاہت اور قدرت
اور جلال ہمیشہ تیرا ہی ہے۔ (لفظ کیونکہ دلالت کرتا ہے
شاید یہہ عبارت حاشیہ کی ہو اسلئے کہ بعض یونانی
نسخون مین ہے اور بعض مین نہین انتہیٰ۔ اب مجیب صاحب
فرماہین کہ اسکا نام تحریف نہین تو اور کیا ہے تحریف کی
معنی کتاب صیانت مین بصراحت مذکور ہین کہ عبارت کے
گھٹانے اور بڑہانے کو تحریف کہتے ہین پس یہان سے
بڑہانا ایک جملہ کا ثابت ہے اور بے دینون کو ہاتھ سے
گھٹنا بڑہنا تو آپنے بھی مان لیا ہے فہو المطلوب۔
پھر صیانت مین لکھا تہا کہ فرنگیون کی سلطنت سے
اکثر ملک قبضہ اہل اسلام مین آگئے۔ مجیب صاحب فرماتے

ہین کہ سوا دو سو برس کے اندر کونسا ملک ہمارے آگیا۔
جواب بحث سلطنت سے تو ہمکو کچھہ غرض نہین مگر
چونکہ مجیب صاحب برخلاف اپنے بزرگون کے انکار کرتے ہین
اسلئے کچھہ لکھا جاتا ہے۔ مثلاً اشکال کے صفحہ ۱۰۲
مین فنڈر صاحب لکھتے ہین کہ محمدیون نے صرف بیسے ملک
فرنگ پر حکومت کی مثلاً اسپانیہ یونان ہنگری۔
بلغار اور ایک حصہ اطالیہ پر انتہیٰ دیکھو پادری صاحب
مذکور نے تو باوجود ان ملکون کے اپنے دین کے پانچ ملک تسلیم کرلئے
ہین کہ ضرور اہل اسلام کے قبضہ مین آگئے تہے مگر آپ
ایسے درد خواہ دین عیسوی ہوئے ہین کہ بسبب تعصب
کے صرف ہسپانیہ کا قبضہ اہل اسلام مین آنا تسلیم کرتے
ہین۔ پھر صیانت مین لکھا گیا تہا کہ جب بنی اسرائیل
کے ساتھہ لفظ بھائیون کا آوے تو وہان بنی اسمٰعیل
یا بنی عیص مراد ہونگے جو شخص خلاف ثابت کریگا جواب
دیا جائیگا۔ مجیب صاحب کہتے ہین اب ہم جواب کے منتظر
ہوکے اسکے خلاف ثابت کرتے ہین دیکھو پیدائش
باب ۳۷۔ آیت ۹ و ۱۰ پھر اُسنے دوسرا خواب دیکھا کہ
سورج اور چاند اور گیارہ ستارون نے مجھے سجدہ کیا۔
ایسے ہی اور کئی ایک حوالہ لکھہ ماری۔ **جواب** جناب
من منتظر نہ رہین جواب سُن لین ذرا آنکھین کھولکر
دیکھئے کہ وہان لکھا ہے کہ جب بنی اسرائیل کے ساتھہ
بھائیون کا لفظ آوے برخلاف آپکے حوالون کے بنی
اسرائیل کے ساتھہ بھائیونکا لفظ نہین آیا۔ سچ ہے شعر